بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

12 جمادی الثانی 1420 ہجری 23 تبوک 1378 ہش 23 ستمبر 1999ء

لندن۔ 23 ستمبر 99 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے کل حضور انور نے مسجد فضل میں مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو قرض کے لین دین میں صاف معاملہ کرنے اور اس کی قباحتوں کے تعلق سے نصیحت فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی کامل و عاجل شفایابی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمره وامره.

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے

(جلسہ سالانہ کی اہمیت و عظمت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات)

قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور ۱۰)

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لاویں اور اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی"۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔' (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۱)

"بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر اُن کے پیچھے اُن کا خلیفہ ہو۔

اے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفین پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

قادیان دار الامان کی مقدس سرزمین پر 108 واں

جلسہ سالانہ قادیان

15- 14- 13 نومبر 1999 کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے **13-14-15** نبوت 1478 ہش 15-14-13 نومبر 99 بروز ہفتہ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

گیارھویں مجلس مشاورت بھارت

16ر نومبر 99 کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ 16ر نومبر 1999ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی گیارھویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ انشاءاللہ

۱۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ 15 اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کے انتخاب کروا کے منتخب نمائندگان کی فہرست سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔

۲۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز جماعتوں سے مشورہ کے بعد 15 ستمبر تک بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ۔ ایک عظیم روحانی اجتماع

مذہب اسلام نے اپنے پیروکاروں کی تربیت واصلاح کیلئے جو ذرائع تجویز فرمائے ہیں ان میں اجتماعیت کو ہمیشہ مدنظر رکھا گیا ہے تا کہ انفرادی طور پر تعلیم و تربیت میں ہی قوت ضائع نہ ہو بلکہ اسی قوت سے اجتماعی رنگ میں وسیع دائرہ کو مستفید کیا جاسکے چنانچہ نمازیں، جمعہ، عیدین، حج کی عبادتیں اجتماعی رنگ میں ادا کی جاتی ہیں اور اس سے بہت سے فوائد ہیں ایک امام کے تابع ہونے سے اطاعت و فرمانبرداری کی روح پیدا ہوتی ہے۔ فطری طور پر بھی انسان اکیلا رہنا پسند نہیں کرتا گویا اجتماعی زندگی فطرت انسانی کا تقاضہ ہے اسی روح اجتماعیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر محلہ کے لوگ اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں یعنی ایسی وسیع مسجد میں جس میں سب کی گنجائش ہو سکے۔ اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عیدگاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح کے دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو۔ یعنی مکہ معظمہ میں سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ امت کے اجتماع کو حج کے موقعہ پر کمال تک پہنچایا اور چھوٹے چھوٹے موقعے اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقعہ دیا سو یہی سنت اللہ الہامی کتابوں میں ہے اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچادے اول تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کردیوے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۸۔۱۳۷)

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی اجتماع خواہ کتنا بڑا اور کتنی ہی اہمیت رکھنے والا ہو حج کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو توفیق عطا فرمائے اور شرائط اس پر پورے ہوں راستے کا امن ہو صحت اور آسانی میسر ہو ضرور حج کرے۔

تاہم مسجدوں میں نمازوں کیلئے، جمعہ اور عیدین کے موقع پر اکٹھے ہونے کے عظیم فوائد ہیں جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اسی طرح بعض دینی مقاصد کیلئے، حصول تعلیم کیلئے سفر کرنا بھی باعث ثواب و برکت ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی انسان مقبروں اور پیروں فقیروں کے حضور بھی لمبا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور ان جگہوں پر جانے کو حج کا بدل بھی سمجھتے ہیں (نعوذ باللہ) جس سے امت مسلمہ درس اجتماعیت اور وحدت کو بھلا کر تشتت اور افتراق کا شکار ہو رہی ہے۔ کوئی خواجہ بندہ نواز کی آخری آرام گاہ واقع گلبرگہ دکن میں حاضر ہوتا ہے تو کوئی حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مزار اجمیر شریف میں اور کوئی تخت ہزارہ میں جانے کو کعبہ شریف میں حاضری سے بہتر گردانتا ہے اور وہاں جا کر نہ جانے کیا کچھ غیر اسلامی اور مشرکانہ حرکات و سکنات کی جاتی ہیں (اللہ کی پناہ) الغرض درس توحید کے ساتھ درس وحدت کی جو تعلیم اسلام نے دی تھی اسے مسلمانوں نے یکسر فراموش کر دیا۔ اور دین و دنیا دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اسی درس وحدت کو قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور ارض مقدسہ قادیان اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے وحدت کا مرکز بنا۔ آپ نے خدمت اسلام کے جو ذرائع اختیار فرمائے ان میں ایک جلسہ سالانہ قادیان بھی ہے ۱۸۹۱ء میں الٰہی حکم کے مطابق اس کی بنیاد رکھی اور بفضلہٖ تعالیٰ اس دن سے آج تک حاضرین جلسہ میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد فوائد و برکات کا حضور علیہ السلام نے متعدد مقامات پر تذکرہ فرمایا ہے۔ جو ۱۰۸ سال سے جماعت کو عطا ہو رہی ہیں اب بفضلہٖ تعالیٰ اس جلسہ کی جو قادیان میں ۷۵ مقدس افراد کی حاضری سے شروع ہوا مختلف ممالک میں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ امسال برطانیہ کا [illegible]واں اور جرمنی کا ۳۰واں جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں ہی جلسہ کا اصل لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے تاہم ہندوستان کے جلسہ سالانہ میں حضور بذریعہ سیٹلائٹ شرکت فرماتے ہیں اور اس طرح اس جلسہ کو دوہری مرکزیت حاصل ہو جاتی ہے پس اپنے مرکز کو دیکھنے اس کی برکات حاصل کرنے اور جلسہ کی اغراض و مقاصد سے مستفید ہونے کیلئے احباب کو نہ صرف خود آنا چاہئے بلکہ احمدیت میں شامل ہونے والے اپنے نئے بھائیوں کو بھی ساتھ لانا چاہئے جس سے ایمانوں کو تقویت حاصل ہو۔ قادیان کے پاکیزہ روحانی ماحول میں ذکر الٰہی اور نمازوں و نوافل کے مواقع ملتے ہیں علماء کی تقاریر سے علم میں اضافہ ہوتا ہے مختلف زبانیں بولنے والے مختلف لباس اور غذا والے سب جماعتی اتحاد کی بدولت باہمی خلوص و محبت سے آپس میں ملتے ہیں مصافحہ و معانقہ کرتے ہیں جس سے ایک روحانی سرور اور طمانیت قلب کی ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کا اظہار احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ صوبائیت لسانیت وغیرہ تمام امور کافور ہو جاتے ہیں اور صرف اور صرف روح وحدت و اجتماعیت ہی باقی رہ جاتی ہے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے جلسہ کیلئے قادیان میں آکر ان مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے حصول کیلئے حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے جو حضور علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۹۸)

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اسمیں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

حاضرین جلسہ کیلئے دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اب جبکہ ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں افراد ہر سال جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں جلسہ سالانہ قادیان میں بھی اسی نسبت سے بکثرت نومبائعین کو آنا چاہئے۔ تا کہ پھر سے تقسیم ملک سے قبل والے وہ مناظر دیکھے جاسکیں جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ہونے والے جلسوں کی حاضری و شان و شوکت ہوتی تھی۔ اور خلافت ثالثہ کے زمانے میں ربوہ میں لاکھوں کا جلسہ ہوتا تھا۔

اسی توقع کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰ر دسمبر ۹۷ کے موقعہ پر فرمایا کہ اگر آپ نے مجھے ہندوستان بلانا ہے تو میرے آنے سے پہلے ہندوستان کے جلسے اتنے بڑے کریں کہ یہاں سے رخصت ہوتے ہوئے جو آخری جلسہ میں نے دیکھا تھا کم از کم اتنا ہو جائے اس لئے میرے اس پیغام کو پلے سے باندھ لیں کہ قادیان پھر ان نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھے جن نعروں سے پارٹیشن سے قبل گونجا کرتا تھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہم اپنے پیارے امام کو پھر جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شامل ہوتے دیکھ لیں اور آپ کی توقعات کو پورا کرنے والے بنیں وباللہ التوفیق۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

پتے کی پتھری کا علاج

بغیر اپریشن کے صرف 10 دن میں دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے۔

حکیم عبدالحمید ملکانہ قادیان

Regd No: 1749

حامیانِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

میرا خدا گواہ ہے کہ مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا دکھ مجھے بے حد بے چین کرتا ہے

جلسہ سالانہ کے تعلق میں میزبانوں اور مہمانوں کے لئے نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

فرمودہ ۳۰؍جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۳۰؍وفا ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ. لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ. ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾۔

سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر عمل پیرا تھے ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ یہی وہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اسی آیت کی تفسیر میں ایک حدیث موجود ہے تو سب سے پہلے میں اس متعلقہ حدیث کا ترجمہ کرتا ہوں کیونکہ اس سے پھر خطبے کا وقت بچ جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ تو نے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے جس کے بارے میں ایک شخص کے سوا کسی اور شخص کو سوال کرتے ہوئے میں نے نہیں سنا اور اس کو جواب دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس دنیا میں ان کی بشریٰ ایسی سچی خوابیں ہیں جو ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کی خاطر کسی اور کو دکھائی جاتی ہیں اور آخرت میں ان کی بشریٰ جنت ہے۔

(مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۴۴۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تعلق میں فرماتے ہیں:

"وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی اللہ اور رسول کے تابع ہو گئے اور پھر پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا کی زندگی اور نیز آخرت میں بشریٰ ہے یعنی خدا تعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سے اور نیز مکاشفات سے ان کو بشارتیں دیتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے جو ان کے لئے مقرر ہو گئی۔ یعنی اس کامیابی کے ذریعہ سے ان میں اور غیروں میں فرق ہو جائے گا اور جو سچے نجات یافتہ نہیں ان کے مقابلہ میں دم نہیں مار سکیں گے"۔ (جنگ مقدس رونیداد ۲۶؍مئی ۱۸۹۲ء)

اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان کے واسطے اسی دنیا میں بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہیں کہ تمہیں کوئی غم اور حزن نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گزر جاتی ہے تو لوگ دہریہ مزاج ہو جاتے ہیں اور بیہودہ باتیں بناتے ہیں"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۔۱۷؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲)

پھر براہین احمدیہ حصہ سوم میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"ان کو اسی زندگی میں بشارتیں ملیں گی یعنی وہ خدا سے نور الہام کا پائیں گے اور بشارتیں سنیں گے جن میں ان کی بہتری اور مدح اور ثناء ہو گی جو خدا کی ان سچائیوں کو روشن کرے گا خدا نے جو وعدہ کیا ہے وہ سب پورا ہو گا اور کسی نوع کی تبدیلی واقع نہیں ہو گی۔ یہی سعادت عظمیٰ ہے کہ جو ان لوگوں کو ملتی ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائے"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تیسری ان کی یہ نشانی ہے جو انہیں بشارتیں ملتی رہتی ہیں اس جہان میں بھی اور دوسرے جہان میں بھی۔ خدائے تعالیٰ کا ان کی نسبت یہ عہد ہے جو ٹل نہیں سکتا اور یہی پیار اور درجہ ہے جو انہیں ملا ہوا ہے یعنی مکالمہ الٰہیہ اور رؤیائے صالحہ سے خدائے تعالیٰ کے مخصوص بندوں کو جو اس کے ولی ہیں ضرور حصہ ملتا ہے اور ان کی ولایت کا بھاری نشان یہی ہے کہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہوں"۔ ('ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات' صفحہ ۴۶، ۴۷۔ حاشیہ)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا ان کی نسبت خدا تعالیٰ نے آپ وعدہ دے رکھا ہے اور فرمایا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا"۔

اس مضمون کا تعلق آئندہ جو خطبات ہیں ان سے بڑا گہرا ہے جسے آپ بکثرت خدا کے سچے بندوں کی تائید رؤیائے صالحہ کے ذریعہ دیکھیں گے اور یہ جو کثرت کے ساتھ سلسلہ پھیلتا چلا جا رہا ہے اس میں سچی خوابوں کا بہت گہرا تعلق ہے کچھ پہلے دکھائی جاتی ہیں جن کے نتیجے میں پھر لوگ آگے ایمان لاتے ہیں اور کچھ نئے ایمان لانے والوں کے دل کی تقویت کی خاطر ان کو سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں غرضیکہ یہ سلسلہ ہے جو اب بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کفار اور منکرین اسلام کو اس کثرت سے سچی خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ہزارواں حصہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کا ثبوت ہماری ان ہزارہا سچی خوابوں کے ثبوت سے ہو سکتا ہے جن کو ہم نے قبل از وقوع صدہا مسلمانوں اور ہندوؤں کو بتلا دیا ہے اور جن کے مقابلے سے غیر قوموں کا عاجز ہونا ہم ابتداء سے دعویٰ کر رہے ہیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ طبع اول)

یہی مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف رنگ میں آگے بڑھایا ہے اور آج کے خطبہ میں چونکہ اس کا مرکزی حصہ بیان ہو گیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔

اب مختصراً میں آج کے جمعہ پر پہنچنے والے مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد انشاء اللہ پھر یہ جمعہ برخاست ہو گا۔ پھر انشاء اللہ ہم افتتاحی اجلاس کے لئے پھر اکٹھے ہونگے۔ استقلال اور ہمت، استقلال اور ہمت اور صبر یہ بار بار نصیحت

ہے جو دوہرائی گئی ہے۔ یہ خلاصۂ کلام ہے ان ساری تحریرات کا۔

ضمناً میں ایک بات یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ خطبات میں شہداء کے ذکر کا سلسلہ تو بند ہو گیا تھا یعنی خطبات میں میں نے جن کا ذکر کر دیا وہ اسی پر اکتفاء ہونی چاہئے تھی لیکن بعد کے بعض ایسے واقعات علم میں آئے جن کے متعلق مجھے افسوس ہوا کہ پہلے کیوں یہ نہیں بتائے گئے۔ وہ ایسے عظیم الشان واقعات ہیں جن کو ضرور خطبات میں داخل کرنا چاہئے تھا لیکن پتہ نہیں کیوں اس بے ہوشی کے عالم میں ان کے عزیز بیٹھے رہے اور وقت پر مطلع نہ کیا اس لئے اب میں نے سوچا ہے کہ وہ اس لائق تو بہر حال نہیں ہیں کہ یہ جو مضمون اکٹھا چھپے گا اس سے الگ رہیں گے اس لئے اب انشاء اللہ تعالیٰ میں نے ہدایت کر دی ہے وہ جو اُن شہداء کے تذکرے ہیں ان کو مناسب جگہ پہ داخل کر لیا جائے گا اور نیچے نوٹ دے دیں گے کہ اگرچہ میں خطبات میں ان کو بیان نہیں کر سکا مگر یہ بھی واقعات ایسے ہیں جو حق رکھتے ہیں کہ اس چھپے ہوئے مضمون میں داخل ہوں اس سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ بھی مکمل ہو جائے گا۔

اب میں جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا **مختصر ہدایات میزبانوں کے لئے بھی** پیش کرتا ہوں اور **مہمانوں کے لئے بھی۔**

جلسہ سالانہ کے مہمانوں سے عزت و اکرام اور محبت کا سلوک کرنا، مہمانوں کی بے لوث خدمت کرنا۔ یہ وہ جذبہ ہے جس سے انسان فطری طور پر سرشار ہوتا ہے اور اس میں تصنّع اور تکلّف کا کوئی دخل نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی فطری جذبہ سے سرشار ہو کر دن رات مہمانوں کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کا گھر تھا کہ مہمان خانہ بنا ہوا تھا۔ جہاں تک توفیق ملی جب تک توفیق ملی ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے اور وہی کھاتے تھے جو سب کھاتے تھے بعد میں بیماری کی وجہ سے مجبوراً آپ کو الگ کھانا کھانا پڑا لیکن اس میں بھی کوئی تکلف نہیں تھا اس لئے اس موقع پر ہم کوشش یہی کرتے ہیں کہ اس سنت کو جاری رکھا جائے لیکن اس میں ایک غلط فہمی بھی ہے جو دور ہو جانی چاہئے۔

جو معزز مہمان باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں بکثرت ان میں ایسے ہیں جو احمدی نہیں ہیں یا احمدی ہیں بھی تو کھانے کے معاملے میں احتیاط ضروری ہے کہ ان کے کھانے میں ان کے مزاج کے خلاف چیز داخل نہ ہو۔ اب یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت ہی تھی کہ جتنے بھی بیرونی مہمان آیا کرتے تھے حسب مراتب اور حسب مزاج جس حد تک ان کی خدمت ہو سکتی تھی کی جاتی تھی۔ اس لئے ہر احمدی جو اس جلسے میں شامل ہے وہ غلطی سے یہ نہ سمجھے کہ یہ خاص سلوک کیا جا رہا ہے بعض مہمانوں سے۔ خاص تو ہے مگر ایسا خاص ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اچھی طرح متنبہ رہیں عام کھانا تو ایک ہی پکے گا اور خصوصی کھانا ضرورت کے مطابق تقسیم ہوگا۔ بعض کشمیر کے علاقے سے آنے والے چاول پسند کرتے ہیں۔ بعض بنگال کے علاقے سے آنے والے چاول پسند کرتے ہیں ان کے لئے چاولوں کا بھی انتظام ہے۔ پس کوشش کی گئی ہے کہ ہر ضرورت جس طرح بھی ممکن ہے اسے پورا کیا جائے

اب جو انگلستان کے رہنے والے عام احمدی ہیں ان کو بھی چاہئے کہ ذوق و شوق سے نہ صرف مہمانوں کی خدمت کریں بلکہ جلسے میں بھی شریک ہوں۔ مہمانوں کی خدمت ان کو جلسے میں شرکت سے باز نہ رکھے۔ یہاں کی جماعت بہت خدمت کرتی ہے۔ بکثرت رشتے دار ہیں جو اپنے گھروں میں آ کے ٹھہرتے ہیں یعنی اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں اور جلسہ سالانہ کا ایک ایسا منظر پیش ہوتا ہے کہ ایسا دنیا میں کہیں اور پیش نہیں ہوتا۔ اتنے مہمان کہ دروازہ کھولنے کی بھی طاقت نہیں، بھر جاتے ہیں اور جب وہ دروازے کو دھکیلتے ہیں تو مہمان کو اٹھنا پڑتا ہے تاکہ آنے والے کے لئے دروازہ کھولے لیکن اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزارہ ہوتا ہے اور جو اس کا مزہ ہے وہ گھر کے کھلے کمروں میں نہیں ہے۔ یہ لذت اٹھانے والے ہی جانتے ہیں اور پرانے زمانے میں بسا اوقات مجھے بھی اس کی توفیق ملا کرتی تھی لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL
AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME
AUTO
PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
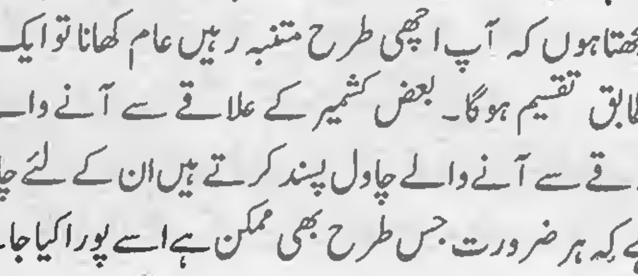
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

بہر حال جو میزبان ہیں ان کو اپنے گھر اپنے دل کی فراخی کی طرح کھلے کرنے چاہئیں اور خدمت کرنی چاہئے لیکن جلسے سے محروم نہ رہیں کیونکہ مہمانی کا مقصد یہ تو نہیں کہ ان کو کھانا کھلایا جائے۔ اصل مہمانی کا مقصد ہے کہ روحانی مائدہ دیا جائے اور روحانی کھانا خود بھی کھائیں اور ان کو بھی کھلائیں۔

میزبانوں اور مہمانوں کے لئے عمومی نصیحتیں۔ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن ہو اور وقار ہو۔ تلخ گفتگو آپ کو بھی تکلیف دیتی ہے اور جس دل پر جا کے پڑتی ہے اس کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ دل سے تلخی کو نہ اٹھنے دیں۔ اگر ہے اور مجبوری ہے تو اس کو دبا جائیں خدا کی خاطر صبر اختیار کریں تو اس سے انشاء اللہ آپ بھی پاک صاف رہیں گے اور آپ کا ماحول بھی پاک صاف رہے گا۔ جلسہ کی کارروائی وقار کے ساتھ سننی چاہئے۔

نعروں پر کنٹرول ضروری ہے۔ اس دفعہ تو میں نے بہت غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جو پرانا رواج تھا نعرہ تکبیر ایک طرف سے بلند ہوتا تھا اور ایک آدمی کہتا تھا نعرۂ تکبیر اور دوسرے کہتے تھے اللہ اکبر۔ میں نے غور کیا ہے نہ یہ رواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں تھا اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ثابت ہے۔ میں نے بڑے غور سے رجسٹر روایات کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا ہے۔ ایک بھی شہادت نہیں ملی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک طرف سے ایک اٹھ کے کہا کرتا تھا نعرۂ تکبیر اور دوسری طرف سے آواز آتی تھی اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی آواز تو آجاتی تھی مگر دبی دبی سی دلوں سے اٹھتی ہوئی آواز۔ جب ایک انسان مجبور ہو تو کہہ دیتا ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر تو اللہ اکبر کے بغیر تو ہماری زندگی ہی کوئی نہیں۔ یہ اللہ اکبر کی آوازیں جہاں تک ممکن ہے دبی زبان سے بلند کیا کریں۔ اگر بے اختیار ہو کر اللہ اکبر کی آواز بلند بھی ہو جائے تو اس سے کوئی شکوہ نہیں۔

منتظمین جلسہ کی اطاعت ضروری ہے اور اس اطاعت میں تعاون ہو۔ تلخی کی اطاعت نہ ہو کہ منہ بسور کے ہم اطاعت تو کر رہے ہیں، بس ٹھیک ہے مجبوری ہے۔ **ایسی اطاعت کریں کہ جس کی اطاعت کی جائے وہ خوش ہو جائے۔ وہ دیکھے کہ اس کو کوئی فضیلت نہیں ہے پھر بھی خدا کی خاطر آپ اس کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ یہ ہے وہ اطاعت جو احمدیت کی سچی اطاعت کی روح ہے۔** اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے میں آپ اس روح سے بھی کام لیں گے۔ انشاء اللہ۔

صفائی تو مومن کی ذات کا حصہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صفائی پر اتنا زور دیا ہے کہ ظاہری صفائی میں دیکھا نہیں آپ نے، وضو اور اس سے پہلے کے احکامات اور تفصیلی احکامات، کثرت کے ساتھ صفائی کا حکم ہے جس کی کوئی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی اور اس صفائی کا اندرونی صفائی سے گہرا تعلق ہے۔ **پس اگر دل کو پاکیزہ کرنا چاہتے ہیں تو بدن کو بھی پاکیزہ رکھیں** اور لوگوں کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ کو بھی پاکیزہ رکھیں۔ دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہی نصیحت تھی کہ آنے والوں کے لئے گھر کو پاک صاف رکھو۔ پس آپ بھی اپنے ماحول کو ہر پہلو سے پاک و صاف رکھیں۔

اب ایک چیز ہے جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کھانا ضائع نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت ہے ہمیشہ کے لئے کہ خدا کے رزق کی قدر کریں۔ پانی کی بھی اور کھانے کی بھی۔ میں نے بارہا سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اگر انگلستان میں یہ بات جاری ہو چکی ہوتی، پانی کا ضیاع نہ ہوتا اور کھانے کا ضیاع نہ ہوتا تو جو اس وقت پانی اور کھانے پر خرچ ہو رہا ہے اس کے باوجود پولیوشن (Polution) سے نجات نہیں مل رہی۔ اس سے بہت کم خرچ پہ، دسویں حصے پانی کے خرچ پر اور دسویں حصے غذا پر ہمارے انگلستان کے رہنے والے بہت اعلیٰ درجے کا گزارہ کر سکتے تھے مگر ان کو وہ رسول نصیب نہیں جو ہمارا رسول ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے بعد ایسے برتن ڈسٹ بن (Dust Bin) میں ڈالے جاتے ہیں جو استعمال ہو چکے ہوں اور ان کو دوبارہ استعمال میں نہیں لایا جاتا نہ وہ اس غرض کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس صورت میں میں نہیں جانتا کہ منتظمین کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر وہ پسند کریں کہ وہ خود ہی یہ برتن اٹھا اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈالیں تو یہی ٹھیک ہے اور اگر وہ سمجھیں کہ مہمان خود اپنے برتن ڈسٹ بن میں ڈالیں تو ان کی ہدایت پر عمل کریں۔

غَضِّ بَصر اور پردہ کا خیال رکھیں۔ بعض خواتین جو کسی وجہ سے چہرہ نہیں ڈھانکتیں ان کا لباس اور انداز ہی ان کے لئے پردہ کا کام کرتا ہے۔ بعض عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ سرخی پاؤڈر لگا کر اور بناؤ سنگھار کر کے سرعام پھریں۔ پس اس بارے میں ہمیشہ میں نصیحت کرتا ہوں اور پھر اس کو دوبارہ دوہرا رہا ہوں کہ جب ایسی خواتین پر نظر پڑتی ہے تو بہتر یہی ہے

کہ خواتین سے کہیں کہ وہ ان کو مل کر سمجھائیں۔ مرد کا پھر عورت کو مخاطب کر کے سمجھانا جائز نہیں ہے اور اس ضمن میں دراصل یہاں کی لجنہ کا کام ہے کہ ایسی خواتین جو بے پردہ بھی ہیں اور بناؤ سنگھار بھی بہت کھلا کیا ہوا ہے ان میں سے بہت سی ہیں جو غیر احمدی ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے آنے والوں کو فرق تو پتہ نہیں چلتا وہ کہتے ہیں کہ یہ ہے احمدیوں کا پردہ اور واپس جا کے پھر مجھے خط ملتے ہیں کہ ہم نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں۔ احمدی بھی ہونگی ان میں لیکن لجنہ کا کام ہے کہ وہ پیار اور محبت سے ان کو سمجھائیں۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ہر قسم کے مہمانوں کو بھی فائدہ ہوگا اور میزبانوں کو بھی۔

اگر نماز اور جلسے کے دوران کوئی بچہ روئے تو اس کو فوراً الگ لے جانا چاہئے اور غالباً اس دفعہ پہلے کی طرح یہ بھی انتظام ہے کہ وہ عورتیں جو بچوں والی ہیں ان کے لئے الگ مار کی موجود ہے اگر کوئی بچہ روئے تو اس کو اس مار کی میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

غسل خانوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ بہت سے پاکستانی ایسے آنے والے ہیں جن کو یہاں کے جو غسل خانے ہیں ان کی واقفیت نہیں ہے اور یہ بھی نہیں کہ بہت سی چیزیں Dispose کرنے والی ساتھ جو برتن پڑا ہوتا ہے اس میں پھینکنی چاہئیں ٹائلٹ کے اندر نہیں پھینکنی چاہئیں کیونکہ اس کے نتیجے میں پھر ٹائلٹ بلاک ہو جاتا ہے اور ہر آنے والے مہمان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں گے۔

لندن میں گاڑیاں پارک کرتے وقت خاص توجہ کی ضرورت ہے یہاں جو پارکنگ ہو رہی ہے وہ تو آپ کو پتہ ہی ہے معاونین آپ کو سمجھا دیں گے۔ آپ ان سے تعاون کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاء اللہ۔ لیکن لندن میں یہ مشکل ہے کہ بعض گھروں کے سامنے اپنی گاڑیاں پارک کر دیتے ہیں جس سے ہمسایوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہرگز کسی کو تکلیف نہیں دینی، کسی کا رستہ نہیں روکنا، کسی کے رستے میں گاڑی نہیں کھڑی کرنی۔ اگر مجبوراً گاڑی پارک کرنے کی وہاں جگہ موجود نہ ہو تو بے شک دور کریں وہاں سے پیدل آجائیں مگر اپنی سہولت کی خاطر گاڑی لوگوں کی تکلیف کا موجب نہ بنے۔

مہمانان کرام کو اور باتوں کے علاوہ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ غیر ممالک سے آنے والوں کی تعداد عموماً پانچ چھ ہزار ہوا کرتی ہے لیکن اطلاعات کے مطابق اس سال جرمنی ہی سے آنے والوں کی تعداد چھ ہزار کے قریب بتائی جارہی ہے۔ سب کی سہولت اور آرام کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اگر محدود جگہ اور محدود کھانے پینے کی سہولت کی وجہ سے حسب منشاء کسی کا انتظام نہ ہو تو خوشی سے برداشت کریں۔ یہ بھی للّٰہی صبر ہے اور اس کی اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں جزا دے گا۔ چند دن کی بات ہے یہ گزر جائیں گے پھر خیریت کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے اور امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے کے تذکرے بھی ساتھ واپس لے کے جائیں گے۔ اور اگر انتظامات میں کوئی کمزوری دیکھیں تو آپس میں تذکرہ نہ کیا کریں متعلقہ منتظم کو توجہ دلانا ضروری ہے۔ اور یہ آپ کا احسان ہوگا کہ آپ بروقت متعلقہ منتظم کو توجہ دلا دیں۔

جو احباب جلسے کا ویزہ لے کر آتے ہیں اور جلسے کے تعلق میں ان کو حکومت کی طرف سے ویزہ دیا جاتا ہے یعنی برٹش گورنمنٹ کی طرف سے وہ یاد رکھیں کہ اس میں کوئی دھوکہ جائز نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہم نے تو کہا ہی نہیں تھا جلسے کا انہوں نے خود ہی دے دیا۔ یہ غلط ہے۔ صرف بہانہ سازی ہے۔ جلسے کے دنوں میں ان کو پتہ ہے کہ جلسے کی خاطر لوگ آتے ہیں اور ان کا واپس جانا ضروری ہے تو اس میں ہجرت کا تو کوئی معنیٰ نہیں۔ یہ ہجرت نہیں بلکہ گناہ ہے کہ روزی کمانے کی خاطر، دوسری ضرورتوں کی خاطر آپ حکومت سے استفادہ کرتے وقت حکومت کی اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کریں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہئے۔ ایک بھی نہیں ہونا چاہئے ۔ واپس جاتے ہیں واپس جائیں اور پھر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے پھر کوئی بہتر صورت بنا دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آخر پر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر اب اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہریک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"۔

بہت عظیم کلام ہے "تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"۔ یعنی خدا ہی ان کے پیچھے ان کے کاموں کا نگران ہو۔ ان کے رہنے والوں کی حفاظت فرمائے۔ تو بعض دفعہ خدا کا خلیفہ ہوتا ہے، بعض دفعہ خدا خلیفہ بن جاتا ہے۔ یہ بہت ہی گہرا عارفانہ نکتہ ہے۔

"اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہریک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

آخر پر ایک دفعہ پھر وہ تاکید کرنی چاہتا ہوں جو بار بار کر چکا ہوں۔ اللہ آپ کو خیریت سے لایا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ کسی کو سفر کے دوران کوئی صدمہ نہیں پہنچا ہوگا۔ اب واپسی پر بھی پوری احتیاطوں سے آپ جائیں ایک ایک وجود آپ کی کار پر سفر کرنے والا اس بات کا نگران رہے کہ طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں اٹھایا جارہا۔ نیند آتی ہے تو ایک جگہ کار کھڑی کریں اور وہاں آرام سے سو جائیں اور جو نصیحتیں آپ کو کار کے سامنے لگانے کے لئے دی جاتی ہیں ان کو سامنے رکھا کریں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ میرا خدا گواہ ہے کہ مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا دکھ مجھے بے حد بے چین کرتا ہے۔ پس خدا کے لئے میری بے چینی کی خاطر ہی یہ احتیاطیں برتیں یہ آپ کا مجھ پر احسان ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋

ولادت

مکرم محمود سلطان صاحب آف شاہ آباد کو پہلا لڑکا تولد ہوا الحمد للہ تاریخ پیدائش ۵/اگست ۱۹۹۹ء ہے۔ لڑکے کا نام مدثر عاطف سلطان تجویز کیا گیا ہے زچہ و بچہ کی صحت و تندرستی اور نو مولود کے نیک صالح ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد المنان سالک نمائندہ بدر یادگیر)

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم ——— گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(پانچویں قسط)

ڈپٹی کمشنر کے اصرار پر امیر جماعت احمدیہ ضلع راجن پور پر توہین رسالت کا مقدمہ

جماعت احمدیہ راجن پور کے امیر مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کے خلاف مورخہ ۱۳/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ایک مقدمہ زیر دفعات 295/A، 298/C، اور 295/B تعزیرات پاکستان درج کیا گیا اوز الزام یہ لگایا گیا کہ امیر جماعت احمدیہ راجن پور نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ مقدمہ حافظ محمد صدیق ولد سلیمان ساکن راجن پور شہر کی درخواست پر درج کیا گیا۔ اس نے اپنی درخواست میں لکھا کہ چندیوم قبل میاں محمد اقبال نے مجھے کہا کہ وہ مذہب کے بارہ میں مولوی صاحبان سے گفتگو کرنا چاہتا ہے اس لئے اپنے مولوی صاحبان کو بلوائیں چنانچہ میں اور مولوی اللہ وسایا خطیب ربوہ میاں اقبال احمد کے پاس پہنچے تو اس نے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر حملہ کیا اور کہا کہ حضور علیہ السلام نے زینب کے ساتھ عشق کیا تھا اور بعد میں اسے طلاق دلوا کر خود عقد کر لیا تھا جس پر مجھے اشتعال آ گیا اور ہمارے مذہبی جذبات مجروح ہوئے۔ میاں اقبال نے اس طرح مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر کے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/A، 295/B اور 298/C کی خلاف ورزی کی ہے۔ بنا بریں استدعا ہے کہ میاں اقبال احمد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور پرچہ کے اندراج کا حکم صادر فرمایا جائے۔

یہ درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راجن پور کی عدالت میں دی گئی جس کی بنا پر مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کو گرفتار کر لیا گیا اور تھانے لے جا کر حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۱۴/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو انہیں جیل بھجوا دیا گیا۔ ان کی ضمانت کی کوشش کی گئی مگر راجن پور کے وکلاء میں سے کسی ایک نے ضمانت کی درخواست دائر کرنے کی حامی نہ بھری۔

مورخہ ۲۷/اکتوبر کو ملتان سے ایک احمدی وکیل مکرم شریف احمد سوز صاحب تشریف لائے اور انہوں نے سیشن جج کی عدالت میں ضمانت کی درخواست دی۔ سیشن جج نے دو گھنٹے بحث سنی لیکن ڈپٹی کمشنر راجن پور نے ضمانت نہ ہونے دی۔ ڈپٹی کمشنر جس کا نام طارق جاوید آفریدی ہے سخت دشمنی دکھا رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ کسی احمدی سے رعایت نہیں برتی جائے گی۔ چنانچہ میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ ضلع راجن پور جیل چکی میں ہیں اور ڈی سی نے ان کے لئے باہر سے کھانا لانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نے مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو داجل شہر میں کھلی کچہری لگائی جس میں عوام اور افسران کو کہا کہ مرزائی قادیانیوں پر تشدد کرو۔ ان کے خلاف پرچے کٹواؤ۔ مقدمات درج کراؤ میں کسی مرزائی کی ضمانت نہیں ہونے دوں گا۔

میاں اقبال احمد امیر ضلع راجن پور پر جو مقدمہ قائم کیا گیا ہے اس میں دفعہ 295/C نہیں لگائی گئی تھی مگر ڈپٹی کمشنر کی پوری کوشش تھی کہ امیر صاحب کو اس دفعہ کے تحت گرفتار کر کے سزا دلوائی جائے۔ چنانچہ اس نے ایک مجسٹریٹ کو انکوائری کے لئے مقرر کیا مگر ملاؤں نے کہا کہ ہمیں تسلی نہیں ہے اس لئے اس نے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کو انکوائری کے لئے کہا جس نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ ملزم کے خلاف دفعہ 298/C کے تحت کیس بنتا ہے کیونکہ وہ تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہا ہے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے ڈسٹرکٹ اٹارنی سے مشورہ طلب کیا جس نے جواب میں کہا کہ ملزم نے دفعہ 295/C کی خلاف ورزی کی ہے اس طرح میاں اقبال احمد پر دفعہ 295/C کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ ۱۹۹۵ء میں یہ مقدمہ سیشن جج کی عدالت میں زیر سماعت رہا۔ میاں اقبال احمد کی طرف سے سیشن جج کی عدالت میں درخواست دی گئی کہ ان کے خلاف دفعہ 295/C کے تحت جرم غلط بیانی کر کے لگایا گیا ہے مگر سیشن جج نے ان کی یہ درخواست مورخہ ۳/جنوری ۱۹۹۶ء کو مسترد کر دی۔

☆……☆……☆

تبلیغ کے جرم میں توہین رسالت کا مقدمہ قائم کر دیا گیا

مکرم ناصر احمد صاحب آف حافظ آباد کے خلاف تبلیغ کرنے کے جرم میں مورخہ ۹/اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ایک مقدمہ نمبر ۴۵۲ تھانہ سٹی حافظ آباد میں زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ دو مخالفین سلسلہ مسمیان عصمت اللہ ناز ولد کامل دین اور مہر عبدالحمید ولد مہر محمد اسلم ساکنان محلہ تاج پورہ حافظ آباد کی تحریری درخواست پر قائم کیا گیا۔ انہوں نے اپنی درخواست میں لکھا کہ: مسمی ناصر احمد ولد عبدالحمید سکنہ تاج پورہ ہریاں والا روڈ حافظ آباد سے عرصہ ڈیڑھ سال قبل ہم نے دوستی ڈالی اور کچھ دیر بعد اس نے مرزائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ مختلف طریقوں سے ہمیں مرزائی بنانے کی کوشش کی اور اس سلسلہ میں وہ ہمیں ربوہ بھی لے گیا۔ وہاں ہمیں رات ٹھہرایا اور اپنے کئی راہنماؤں سے ہماری ملاقات کرائی۔ ہمیں ملازمت، کاروبار اور شادی کے لالچ تک دینے لگے۔ واپسی پر بھی مسمی مذکور نے مرزائیت کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب اس نے یہ کہا کہ تمہارا دین ناقص ہے اور احمدیت افضل اور کامل دین ہے۔ امام مہدی مرزا غلام احمد آچکا ہے اسے مانو اور احمدی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ہماری حکومت عنقریب آنے والی ہے تو ہمیں یہ گوارا نہ ہوا اور ہم نے اس کی دوستی سے توبہ کر لی اور تحریک ختم نبوت کے صدر مولانا عبدالوہاب سے رابطہ کیا۔ آپ سے درخواست ہے کہ مسمی ناصر احمد مذکور کے خلاف مقدمہ درج فرما کر کارروائی باضابطہ کی جاوے"۔ چنانچہ مکرم ناصر احمد صاحب پر زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان توہین رسالت کا مقدمہ درج ہو گیا۔

☆……☆……☆

کلمہ طیبہ کا بینر لگانے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم عبداللطیف صاحب امیر ضلع خیر پور اور ان کے چار ساتھیوں ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب، اعجاز احمد صاحب، نثار احمد اور ڈاکٹر مختار احمد صاحب کے خلاف اجتماع کے پنڈال میں کلمہ طیبہ کا بینر لگانے پر مورخہ ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ایک مقدمہ نمبر ۶۴ پولیس سٹیشن فیض گنج ضلع خیر پور میں درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ایک مخالف سلسلہ عظیم الدین ولد محمد ابراہیم شر کی درخواست پر درج کیا گیا۔ اس نے درخواست میں لکھا کہ " میں جامعہ مدینہ مسجد فیض گنج کا خطیب ہوں۔ ۵/اکتوبر ۱۹۹۵ء کی شام کو میں اپنے ساتھیوں احمد خان ولد محمد حسین شر اور حافظ خان محمد ولد حاجی جان محمد گوٹھ محمد یوسف شر میں اپنے دوست زاہد شر کو ملنے گئے۔ زاہد شر نے انہیں بتایا کہ عبداللطیف قادیانی نے گوٹھ شاہ محمد قادیانی میں ایک اجتماع کا بندوبست کیا ہے۔ اس کی تصدیق کرنے کے لئے ہم دونوں علیحدہ علیحدہ موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر اس طرف روانہ ہوئے۔ احمد خان میرے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھا اور زاہد خان حافظ خان محمد کے ساتھ دوسرے موٹر سائیکل پر سوار ہو گیا۔ کوئی ساڑھے پانچ بجے شام ہم اس گوٹھ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ گوٹھ کے جنوبی جانب ایک شامیانہ لگا ہوا ہے اور شامیانے کے اوپر مغربی جانب کلمہ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول الله کا بینر لگا ہوا ہے۔ اس کا انتظام عبداللطیف نے کیا تھا جو گھر کا مالک ہے اور وہ خود شامیانے کے باہر کھڑا ہوا تھا۔ احمدی مذکور اور اس کے ساتھیوں نے اس کے گھر کے ساتھ شامیانہ نصب کیا اور اس پر کلمہ طیبہ کا بینر لگا کر خود کو مسلمان ظاہر کیا نیز اس طرح انہوں نے توہین رسالت کا ارتکاب بھی کیا اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھی مجروح کیا۔

تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ اس گوٹھ میں اجتماع میں ڈاکٹر اسمٰعیل قادیانی، مختار احمد قادیانی، نیاز احمد قادیانی اور اعجاز احمد قادیانی بھی تھے"۔

پانچ دن کے بعد یعنی مورخہ ۱۰/اکتوبر کو انہوں نے فیض گنج پولیس کو یہ درخواست دی جس پر پانچوں احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کیا گیا۔

مقدمہ کے اندراج اور گرفتاریوں کے بعد عدالتوں میں ضمانت کی درخواست دی جاتی ہے۔ ضمانت کی منظوری احمدی مسلمانوں کے لئے بہت مشکل مسئلہ بن جاتا ہے۔ اکثر عدالتیں ان ضمانتوں کو مسترد کر دیتی ہیں۔ بعض جج صاحبان جو منظور کرنا بھی چاہتے ہیں ملاؤں اور ان کے چیلے چانٹوں کی وجہ سے جو عدالتوں کے باہر مظاہرے کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ضمانت منظور نہ کی جائے، ایسا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ پھر حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے وکلاء بھی ان ضمانتوں کی پرزور مخالفت کرتے ہیں۔ اس طرح

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزّادِ التّقوےٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

سیرالیون کے حالیہ فسادات اور خانہ جنگی کے دوران

بھوک و افلاس سے بے حال نادار اور معذور افراد کے لئے
عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے
امدادی سازو سامان کی فراہمی اور خدمت خلق

سیرالیون میں حالیہ خانہ جنگی کے دوران ہزاروں لوگ اجڑ گئے اور بھوک و افلاس اور بیماریوں کے نتیجہ میں سخت تکلیف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت انگلستان سے Humanity First کے تحت بہت سا سازو سامان جس میں کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ ادویہ بھی شامل تھیں سیرالیون بھجوایا گیا جس سے بلا تفریق مذہب و ملت مصیبت زدگان کو امداد پہنچائی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک ۶۰ فٹ کا کنٹینر (Container) خوراک، کپڑے، چینی اور دیگر ضروری اشیاء سے بھرا ہوا ۲۸/ اگست ۱۹۹۸ء کو سیرالیون پہنچا۔ تقسیم کے لئے ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی اور ۴/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو بونکو بانا اور سانڈا کے افراد کو مشن ہاؤس بلا کر محترم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے نماز جمعہ کے بعد پانی بجلی اور محنت کے وزیر آنریبل تیمو بنگورا صاحب کے ذریعہ ایک سو بوری چاول اور خوراک کے ڈبے اور کپڑے پیش کئے۔ محترم تیمو بنگورا صاحب کے ساتھ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر، ہائی کورٹ کے جج اور دو مزید ممبران پارلیمنٹ بھی تھے۔ ان سب نے نماز جمعہ میں بھی شرکت کی اور سامان وصول کرنے کے بعد ان سب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ وزیر مملکت نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی یہ خدمت ہمارے لئے حیران کن نہیں ہے کیونکہ جب بھی کوئی مصیبت کا وقت آیا، جب بھی ملک کو ضرورت پڑی جماعت احمدیہ نے بڑھ چڑھ کر خدمت کی ہے۔ جماعت احمدیہ نے سکول بنائے، ہسپتال بنائے اور ہر طرح اس ملک کی خدمت کر رہی ہے۔ ہم سب جماعت احمدیہ سیرالیون کے مشکور ہیں۔

۵/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو فری ٹاؤن کے دو ہسپتالوں کونٹ اور کانیج میں مریضوں کو مندرجہ ذیل سامان دیا گیا۔ کونٹ کے ۸۰ مریضوں اور ۶۰ بچوں میں چاول، دودھ، چینی، بسکٹ، ٹوتھ برش اور نمکین اشیاء کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ کانیج ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صاحب نے عالمگیر جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔ کونٹ ہسپتال میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ محترم نوحا کونے نے جماعتی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ گزشتہ ساٹھ سال سے سیرالیون میں خدمات بجا لا رہی ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی جماعت احمدیہ یہ خدمات جاری رکھے گی۔ ان دونوں ہسپتالوں میں بھی اشیاء کی تقسیم محترم امیر صاحب نے خود کی۔

۲۹/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو سمبارو چیفڈم کے پیرا ماؤنٹ چیف محترمہ باتی گماگا کی خدمت میں محترم امیر صاحب نے مشن ہاؤس میں ۶۰ بیگ چاول، فوڈ ٹن اور ۱۰۰ بیگ کپڑوں کے پیش کئے۔ انہوں نے بھی جماعتی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ نے میری چیفڈم میں پہلے بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہسپتال اور سکول کھولے ہیں اور اب مشکل وقت میں مدد دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ترقی عطا فرمائے۔ آمین

۱۰/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو فری ٹاؤن سے ۲۰ میل دور واٹرلو کے مقام پر جہاں اپاہج اور بے گھر افراد کو رکھا گیا ہے خوراک کے ۲۶۰ بیگ تقسیم کرنے کے علاوہ والدین سے بچھڑ جانے والے ۵۰ بچوں میں خوراک کے پیکٹ تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ درج ذیل مقامات کے متاثرین کے لئے سامان ٹرکوں پر بھجوایا گیا۔

(۱) مشاکا (۲) مکینی (۳) مائل ۹۱ (۴) کینما (۵) بو (۶) لنگے (۷) لوکو ساما (۸) روکو پور (۹) سالکی (۱۰) سیسے ریجن (۱۱) بایامبا۔

دوسرا کنٹینر (Container) ۴/ جنوری ۱۹۹۹ء کو ملا جس میں چاول، چینی، کپڑے، دودھ اور معذور افراد کے لئے مصنوعی ٹانگیں تھیں۔

۵/ جنوری ۱۹۹۹ء کو باغیوں نے سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پر حملہ کر کے تباہی مچا دی اور احمدی اور ان کے ساتھ کئی غیر احمدی بھی بے گھر ہو کر مشن ہاؤس پہنچنے لگے۔ اور ان کی تعداد ۲۴۰ تک پہنچ گئی۔ ان سب کو کھانے کے علاوہ کپڑے، وغیرہ بھی [illegible] ان میں غیر احمدی بھی شامل تھے۔ اسی دو[illegible] پیارے آقا کی طرف سے ۱۵۰۰ پاؤنڈز کی مزید امداد مل گئی جس سے چاول خرید کر ۳۴۴ بیگ احمدی مساجد میں احمدیوں میں تقسیم کئے گئے اور ۲۱ بیگ سے مزید ۱۷۶ خاندانوں کی مدد کی گئی۔ نیز ۱۱۸ خاندانوں اور غیر احمدی طلباء کی نقدی کی صورت میں مدد کی گئی۔

حالات بہت ہی خراب تھے۔ باغیوں نے مکانات جلائے، قتل عام کیا، ہاتھ پاؤں کاٹے، کوئی چیز نہ فری ٹاؤن سے باہر جا سکتی تھی اور نہ ہی اندر آ سکتی تھی۔ کھانے پینے کا سامان ختم ہو رہا تھا، لوگ بدحالی کا شکار ہو رہے تھے۔ اس دوران ایک تیسرا کنٹینر جو ۱۴/ ستمبر ۱۹۹۹ء کو ملا۔ یہ ۴۰ فٹ کا کنٹینر تھا جس میں ۶۰۰ بوری چاول نیز کھانے پینے کی اشیاء، تیل، چینی اور کپڑے وغیرہ تھے۔ کنٹینر کی وصولی اور تقسیم کا انتظام مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم و محترم فواد محمود صاحب کانو اور نائب امیر مکرم علی۔ ایس۔ دین صاحب نے کیا کیونکہ تمام پاکستانی مبلغین محترم امیر صاحب کی قیادت میں گنی آ گئے تھے۔

فی الحال اس کنٹینر سے باہر کی جماعتوں کی امداد مشکل تھی کیونکہ باغیوں نے فری ٹاؤن سے باہر جانے والی سڑکیں بند کر دی تھیں اس لئے فری ٹاؤن کی ۵۵ جماعتوں کی اس کنٹینر سے مدد کی گئی۔ اس طرح ۱۶۰۰ احمدی خاندانوں نے فائدہ اٹھایا۔ نیز ۱۶۰ معذور افراد کی بھی مدد کی گئی۔ جو پلاسٹک کور اس کنٹینر سے نکلے اس سے ۶ مساجد اور ۱۱ گھروں کی چھتیں ڈالی گئیں۔

حالات قدرے درست ہوئے تو محترم امیر صاحب گنی سے فری ٹاؤن پہنچے اور اس کنٹینر سے بو اور کینما کے متاثرہ افراد کے لئے ٹرک بھر کر سامان بھجوایا۔ یہ امداد ایسے وقت میں کی گئی جبکہ واقعی ان لوگوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ ایسے افراد جن کے باغیوں نے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے تھے اور جنہیں ملک کے مختلف حصوں سے فری ٹاؤن لایا گیا مگر ان کا اس وقت کوئی پرسان حال نہ تھا۔ وہ پکار اٹھے کہ اگر جماعت احمدیہ اس موقع پر ہماری مدد نہ کرتی تو شاید ہم بھوک سے مر جاتے۔ ایک عیسائی جو بوڑھے ہو چکے ہیں نے کہا کہ گورنمنٹ کی سپلائی حاصل کرنے کے لئے میں نے دو ہفتے سے نام لکھوایا ہوا ہے۔ قطار میں کھڑے ہو کر تھک گیا ہوں۔ ایک دانہ تک نہیں ملا۔ لیکن جب بھی مشن ہاؤس آتا ہوں تو اپنی فیملی کے لئے کم از کم تین یوم کا کھانا لے کر جاتا ہوں۔ یہ بڑی ہمدردی ہے جو کبھی نہیں بھولوں گا۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ باغی طلباء کے قتل کے درپے ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی طلباء نسبتاً محفوظ رہے اور کھانے اور کپڑوں سے ان کی مدد کی جاتی رہی۔

معذور افراد کے کیمپ میں محترم امیر صاحب مع ممبران مجلس عاملہ ۲۰/ جولائی ۱۹۹۹ء کو دوبارہ گئے اور ۳۰۰ بیگ چاول اور ۶۶۰ خوراک کے ڈبے تقسیم کئے اور انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی ایک تنظیم Humanity First کی طرف سے یہ تحفہ آیا ہے۔ اس پر کیمپ کے چیئرمین مسٹر جالو نے کہا کہ آج میں بہت خوش ہوں کہ یہ جماعت خوراک وغیرہ لے کر ہماری مدد کے لئے آتی ہے اور یہ پہلی مسلمان تنظیم ہے اس سے پہلے کوئی مسلمان تنظیم ہماری مدد کے لئے نہیں آئی اور یہ دوسری بار مدد کے لئے آئے ہیں۔ پہلے واٹرلو کے مقام پر اور اب فری ٹاؤن میں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیر ہدایت امدادی سامان سیرالیون کے لئے بھجوایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون کے حالات کو جلد بہتر فرمائے اور یہاں مستقل امن و امان قائم ہو اور یہ ملک بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

(رپورٹ مرتبہ: خوشی محمد شاکر۔ مبلغ سیرالیون)

بقیہ: توہین رسالت کے مقدمات از صفحہ ۶

بعض دفعہ احمدیوں کو صرف ضمانت کے حصول کے لئے کئی سال تک جیل میں رہنا پڑتا ہے۔ اس کیس میں ایڈیشنل سیشن جج نے ۲۵/ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو احمدیوں کی درخواست نامنظور کر دی تو بالآخر سندھ ہائی کورٹ سے رجوع کیا گیا مگر وکیل استغاثہ نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ کلمہ طیبہ کا بینر لگا کر احمدیوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا دفعہ 295/C کے تحت موت ہے۔ اور حکومت کی طرف سے وکیل مسٹر خادم علی نے بھی اس وجہ سے کہ کلمہ طیبہ کا بینر عبد اللطیف کے گھر سے پولیس نے برآمد کیا ضمانت کی درخواست کی پرزور مخالفت کی مگر ہائی کورٹ سندھ کے فاضل جج نے مقدمہ کی سماعت کے بعد اپنے فیصلے میں لکھا کہ مقدمہ کی F.I.R کے اندر جو اطلاعات درج کی گئی ہیں وہ سب سنی سنائی باتوں پر منحصر ہیں۔ مذکورہ بینر لگاتے ہوئے کسی شخص کو نہیں دیکھا گیا اسلئے حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بینر کس نے لگایا ہے۔ عبد اللطیف صاحب کا وہاں کھڑا ہونا یہ ثابت نہیں کرتا کہ بینر انہوں نے لگایا ہے۔ اور دوسرے لوگ جن کا ایف آئی آر میں ذکر ہے ان کو بھی وہاں دیکھا نہیں گیا بلکہ کسی نے بتایا کہ وہاں موجود تھے۔ پھر انہوں نے لکھا کہ جہاں تک بینر کی برآمدگی عبد اللطیف کے گھر سے ہونے کا تعلق ہے یہ امر بھی تصفیہ طلب ہے کہ کن حالات میں بینر کو ان کے گھر سے برآمد کیا گیا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں احمدیوں کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ ان کی ضمانت منظور ہو لہذا میں تین ہزار روپے فی کس کے عوض ان کی ضمانت منظور کرتا ہوں۔

مقدمہ کی سماعت ایڈیشنل سیشن جج خیرپور جناب حسین بخش کھوسو کی عدالت میں ۲۸/ اپریل ۱۹۹۸ء کو شروع ہوئی۔ احمدی مسلمانوں کی طرف سے مکرم علی احمد طارق صاحب پیش ہوئے۔ انہوں نے اعتراض کیا کہ F.I.R پانچ دن کی تاخیر سے درج ہوئی۔ واقعہ کا عینی گواہ اور سرکاری گواہ مفروضہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں لہذا عدالت کو کیس خارج کر دینا چاہئے۔

سرکاری وکیل نے اپنے دلائل میں اس کی مخالفت کی اور ملاں عظیم الدین کے وکیل نے اپنے دلائل میں کہا کہ جس طرح ٹریڈ مارک اور رجسٹرڈ کمپنیوں کے نام کسی اور کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں اسی طرح کلمہ طیبہ اور شعائر اسلام غیر مسلم استعمال نہیں کر سکتے۔

اس پر جج صاحب نے اس سے سوال کیا کہ کیا مذہب کی بھی رجسٹریشن ہوا کرتی ہے؟ تو ملاں کے وکیل سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ ایف آئی آر تاخیر سے درج کرنے پر ملاں کے وکیل نے روزنامہ عبرت کا ایک تراشہ جج کو دکھایا اور کہا کہ ایف آئی آر درج کرانے میں اس لئے دیر ہوئی تھی کہ پولیس ایف آئی آر درج کرنے کو تیار نہ تھی۔ جمعیت علمائے اسلام اور سپاہ صحابہ نے شہر فیض گنج میں جلوس نکالے، کاروبار بند کروایا۔ اس دباؤ کی وجہ سے پولیس نے مجبوراً پانچ دن کے بعد ایف آئی آر درج کی۔ اس پر جج صاحب مسکرا کر کہنے لگے کہ پھر تو یہ ایف آئی آر نہ رہی جو دباؤ اور پریشر کی وجہ سے درج کی گئی۔

قرآن کریم کے فضائل و برکات

از:۔ محترم مولانا عبدالمومن راشد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان

ضرورت قرآن

عرب اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں مذہبی کتب موجود ہوتے ہوئے قرآن کی ضرورت اس لئے پیش آئی کیونکہ دنیا ظهر الفساد فى البر و البحر کی مصداق بن گئی تھی۔ کیا علماء اور کیا عوام سب کے سب برائیوں میں ملوث ہو چکے تھے۔ جتنے بھی مذاہب تھے سب میں مختلف قسم کے نقائص اور خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ تمام الہامی کتب انسانی دست برد کا شکار اور انسانی زندگی کے اعلیٰ مقصد کو پورا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو کر رہ گئی تھیں ہر مذہب صرف مخصوص علاقوں اور خطوں کی ضرورت کو پورا کرنے کا مدعی تھا۔ ایک مذہب دوسرے مذہب کی شدت سے مخالفت کرتا اور ایک دوسرے سے برسرپیکار یوں معلوم ہوتا جیسے دنیا میں ایک خدا کی بجائے بہت سے خدا ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف نے جہاں ان تمام نقائص کو دور اور تمام مذاہب کو متحد کر کے توحید کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنا تھا وہیں اُس پیشگوئی کو پورا کرنا تھا جو پہلی کتب میں موجود تھی جس میں ایک موعود کے ظہور اور آتشی شریعت کی خبر دی گئی تھی۔ تاکہ وہ تا قیامت انسانیت کے لئے ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات پیش کرے جو ناقابل تنسیخ ہو۔

قرآن کریم کے فضائل

دنیائے مذاہب کی کتب میں قرآن شریف وہ واحد کتاب ہے جو فضائل و برکات کا بیش بہا خزانہ رکھتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے پہلی کتب کے مقابل پر خاص الخاص حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ قرآن کریم کی نسبت اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون الحجرؑ یعنی یقیناً ہم نے ہی اس کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس عظیم کتاب کے ساتھ کئے گئے وعدے کو دو طرح سے پورا کیا۔ ایک تو اس طرح کہ قرآن کریم زبانی یاد کرنے کیلئے آسانی پیدا کر دی اور ذہنوں کو ایسی جلا بخشی کہ من وعن یاد ہو جائے یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو صرف قرآن کو حاصل ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں جہاں کہیں مسلمان رہتے ہیں ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن سے ایسی عشق و محبت پیدا کی ہے کہ وہ اس کے ایک ایک حرف کو بسم اللہ کی ب سے لیکر والناس کی س تک زبر زیر اور پیش کی حرکات اور وقفوں کو مدنظر رکھ کر یاد کر لیتے ہیں پھر اس کو سارا سال دوہراتے ہیں۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو خاص طور پر قرآن شریف کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کا دلی عقیدت کے ساتھ اہتمام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک سچا مسلمان عام طور پر روزانہ قرآن کی اپنے طور پر صبح کے وقت تلاوت کرتا ہے اور کچھ حصہ زبانی یاد کر لیتا ہے اس جہت سے دنیائے مذاہب کی کتب پر نظر ڈالیں تو یہ اعزاز صرف قرآن شریف کو حاصل ہے کہ اس کو زبانی یاد کیا گیا ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو اس کی توفیق آج تک نہ ملی نہ آئندہ وہ ایسا کر سکتے ہیں بفرض محال اگر قرآن شریف کو نعوذ باللہ جلا دیا جائے اور دنیا میں کوئی ایک نسخہ بھی باقی نہ رہنے دیا جائے تب بھی عالم اسلام میں ایسے لاکھوں افراد ملیں گے جو قرآن کے ایسے کامل حافظ ہوں گے کہ ان کے حافظہ کی بدولت قرآن شریف کو دوبارہ لکھ سکتے ہیں جس میں زبر زیر کا فرق تک نہ ہو گا۔ وہی قرآن ہو گا جو ۱۴ سو سال قبل ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا۔ اور ہر قسم کی تحریف و تبدل سے پاک و صاف۔

قرآن شریف کی اس ظاہری حفاظت کا اعتراف معاندین اسلام کرتے ہیں چنانچہ سر ولیم میور جیسا شخص یہ گواہی دیتا ہے کہ:۔

”یعنی ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے۔ اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے۔ وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے (لائف آف محمد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم کی یہ فضیلت ایسی ہے جو دوسری کتب کے مقابلہ پر اسکی ضرورت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیتی ہے کیونکہ جس کلام کے محفوظ ہونے میں شک پڑ جائے اُس پر عمل کرنے کیلئے انشراح صدر پیدا نہیں ہوتا۔ اور مذہب کے لئے کامل انشراح کا ہونا ضروری ہے۔

بیشک قرآن کریم کے وقت میں عہد نامہ قدیم موجود تھا عہد نامہ جدید موجود تھا وید موجود تھے ژند اور اس کی شرح وستا موجود تھی مگر ان میں سے ایک کتاب بھی تو نہ تھی جو اس طرح محفوظ ہو جس طرح کہ وہ نازل ہوئی تھی۔ ژند اوستا کے متعلق تو خود پارسی بھی مقر ہیں کہ اس کے بہت سے حصے ضائع ہو چکے ہیں اور موجودہ ژند ایسی نامکمل صورت میں ہے کہ اس کے غیر محفوظ ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۶۷ پر لکھا ہے کہ شاہ یستاسپ نے جو زرتشت مذہب کا سرپرست تھا اوستا کے دو نسخے سنہری حروف میں لکھوا کر اصطخرہ اور سمرقند میں رکھوائے تھے لیکن ۳۳۰ قبل مسیح سکندر کے حملہ کے دوران میں وہ دونوں نسخے تباہ کر دیئے گئے اور سکندر اعظم کی تخت و تاراج نے زرتشی مذہب کی طاقت کو توڑ دیا اور ان پانچ صدیوں میں جو اس کے بعد آئیں سیلیسڈ اور ہارتھین کا عہد حکومت زرتشی مذہب کی تاریخ میں تاریکی اور پستی کا زمانہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں اصل مذہبی کتابوں کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو گیا باوجود اس غفلت کے جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوئی مذہبی کتب کے متعدد بچے متفرق کتابوں میں اور علماء کے حافظہ میں یاد رہے۔

وید بھی غیر محفوظ ہیں اس کے مختلف حصے آپس میں اسقدر اختلاف رکھتے ہیں کہ ان کے متغیر ہونے کی ایک کھلی دلیل ہیں حتیٰ کہ منتروں کے منتر بعض نسخوں میں موجود ہیں۔ اور بعض میں نہیں اور بعض میں عبارت کسی طرح ہے اور بعض میں کسی طرح ہے۔ چنانچہ زمانہ قدیم کے ہندو علماء میں سے ایک عالم نے آج سے کئی صدیاں قبل وید کے محرف ہونے کے متعلق ان الفاظ میں گواہی دی ہے کہ ”وید ویاس نے تو دواپر یگ میں چاروں ویدوں کا ذکر کیا ہے لیکن رشیوں کی اولاد نے علم کی خامی کی وجہ سے ویدوں کو ایک دوسرے سے مختلف بنا دیا کہیں منتروں کے ساتھ برہمن بھاگ (تفسیری حصہ) شامل کر دیا اور کہیں اعراب اور الفاظ کے فرق سے یجر اور سام وید کی طرح کا بنا دیا۔ بعض جگہ از راہ تشریح و عام خیالات کے ذریعہ نیز کلپ سوتروں کو ایشوری کلام میں شامل کر کے انہیں مختلف شکلوں میں تبدیل کیا گیا ہے“۔

کولم پوران پوروآہردھ ادھیائے ۲۰ شلوک ۴۴ تا ۴۶) ویدوں کے غیر محفوظ ہونے کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی تائید زمانہ حال کے ہندو اور آریہ سماجی پنڈت بھی کرتے ہیں جس سے وید کی موجودہ حالت کا پتہ لگتا ہے۔

چنانچہ پنڈت جے دیو شرما اپنے سام وید بھاش (تفسیر) کے صفحہ ۲۹۵ میں لکھتے ہیں کہ سام وید کے کئی نسخوں میں آرنیک کانڈ (باب) نہیں ہے“ اسی طرح پنڈت تلسی رام سوامی اپنے سام وید بھاش جلد ۲ صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں کہ سام وید کا جو نسخہ پنڈت ستیہ بھرت سام شری نے شائع کیا ہے اس میں (مہانا منی سوکت) نہیں ہے حالانکہ یہ آرنیک کانڈ اور مہانا منی سوکت آریوں کے شائع کردہ نسخہ مطبوعہ اجمیر میں موجود ہیں مگر جو سام وید بنارس میں شائع ہوا ہے اس میں یہ دونوں باب نہیں پائے جاتے ان دونوں میں ۶۵ منتر ہیں جو بعض نسخوں میں ہیں۔ اور بعض میں نہیں ہیں۔ یہی حالت رگوید۔ یجروید اور اتھر وید کی ہے۔ حالانکہ اتھر وید کی تحریف کے متعلق پنڈت ویدک منی نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ”حقیقت میں جتنی بری حالت اتھر وید کی ہوئی ہے اتنی اور کسی وید کی نہیں ہوئی ہے۔ سائن آچاریہ کے بعد سوکت و باب اس میں شامل کئے گئے ہیں“۔

(وید سر دسو صفحہ ۹۴)

تورات بھی اپنے غیر محفوظ ہونے پر شاہد ہے مثلاً تورات میں جو حضرت موسیٰ کی کتاب ہے لکھا ہے ”سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مر گیا اور اُس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج کے دن تک اس کی قبر کوئی نہیں جانتا“ استثنا (باب ۳۴ آیت ۵-۶)

پھر آیت دس میں لکھا ہے ”اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا“۔

اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ موسیٰ پر یہ کلام نازل نہیں ہو سکتا تھا کہ پھر موسیٰ مر گیا اور ابتک اس جیسا شخص پیدا نہیں ہوا ضرور ہے کہ یہ فقرہ تورات میں موسیٰ کی وفات کے لمبے عرصہ بعد بڑھایا گیا ہو۔

اناجیل کی بھی یہی حالت ہے اول تو اس امر کا ہی کوئی ثبوت نہیں کہ کونسی انجیل الہامی ہے اور کون سی نہیں کیونکہ اناجیل کئی ہیں ان میں سے بلا کسی دلیل کے محض قرعہ ڈال کر چار انجیلوں کا انتخاب کر لیا گیا اور یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ یہ زیادہ معتبر ہیں پھر جو چار انجیلیں منتخب کر کے بنیادی کتب قرار دی گئی ہیں ان میں بھی مسیح کا کلام بہت تھوڑا ہے۔ اور خدا کا کلام تو کوئی ہے ہی نہیں ہاں مسیحؑ کی زبانی چند فقرات خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ملتے ہیں۔ پس حقیقتاً خدا تعالیٰ کا الہام خواہ اس کے الفاظ میں ہو یا مسیح کے الفاظ میں اناجیل میں بہت کم ہے ہاں تاریخی واقعات پر یہ کتاب مشتمل ہے جو کسی صورت میں الہام نہیں کہلا سکتے بلکہ صرف بعض مورخوں کا نقطہ نگاہ ہے مگر اسی پر بس نہیں ان اناجیل میں بھی کہ جو عہد نامہ جدید میں شامل کی گئی ہیں۔ شدید اختلاف ہے اور اس کے مختلف زبانوں کے ترجموں میں بھی باہم شدید اختلاف ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۸۸-۸۹)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی ظاہری حفاظت کے علاوہ باطنی یعنی اس کے حقیقی اور صحیح مطالب کی حفاظت کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور اس کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرمایا۔ جیسا کہ

آنحضرت صلعم اس کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجددلھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کرے گا جس کی ذمہ داری تجدید دین اور تمکنت ہوگی۔ اس وعدہ کے مطابق امت محمدیہ میں ہر صدی پر مجدد آتے رہے چنانچہ چودھویں صدی کے سر پر وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اپنی زندگی احیائے دین اور اقامت شریعت کے لئے صرف کردی اور اسلام اور قرآن شریف کی صداقت و حقانیت پر اسّی کے قریب کتب تصنیف فرماکر عظیم الشان کام سرانجام دیا۔

قرآن شریف کو دوسرے مذاہب کی کتب پر دوسری یہ فضیلت حاصل ہے کہ قرآن میں مکمل دین ہے جس کے اندر دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے انسان کی ہر ضرورت کو مناسب حال پورا کر دیا گیا ہے اور کافی وشافی تعلیم دی گئی ہے کوئی اعتقادی اور کوئی عملی اور کوئی اخلاقی اور کوئی اقتصادی اور کوئی مدنی امر نہیں جس کے بارہ میں قرآن میں بحث نہ کی گئی ہو۔ اور اس کے متعلق تفصیلی ہدایت نہ دی گئی ہو بلکہ باوجود قلیل الحجم ہونے کے قرآن کریم میں سب ضروری امور پر اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے اور اسے قرآن کریم کا ایک زبردست معجزہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اس خوبی کی طرف شروع سے اس کے دشمن کی نگاہ بھی پڑتی چلی آئی ہے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ کو ملا اور کہنے لگا اگر ہم پر آیت الیوم اکملت لکم دینکم اترتی جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں کوئی دینی امر بیان کرنے سے رہ نہیں گیا بلکہ سب ضروری امور اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور قرآن مجید کامل کتاب ہے۔ تو ہم اس دن کو جس دن وہ آیت اتری عید کا دن مقرر کرتے اور خوشی مناتے کہ ہماری شریعت کامل شریعت ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ مجھے خوب یاد ہے کہ کب اور کہاں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت حج کے ایام میں یوم عرفہ میں جمعہ کے روز نازل ہوئی گویا تم تو ایک دن عید مناتے لیکن ہمارے لئے یہ دو عیدیں تھیں ایک جمعہ کا دن اور دوسرا یوم عرفہ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم پڑھی اور پاس ہی ایک یہودی کھڑا تھا اس نے اُن سے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس روز عید مناتے حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ یہ آیت نازل ہی ایسے ایام میں ہوئی جبکہ دو عیدیں جمع تھیں (ترمذی جلد دوم کتاب التفسیر) تفسیر کبیر جلد ۱۔ صفحہ ۹۲

دنیا میں واحد کتاب قرآن شریف ہے جس کے مکمل اور کامل ہونے کی شہادت غیر مذاہب والے دیتے ہیں جو اسکی ضرورت پر دلالت کرتی ہے۔

قرآن شریف کو دوسری کتب پر جو خصوصیات وامتیازات حاصل ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کا نام کتاب تجویز فرماکر اس میں پیشگوئی رکھی کہ قرآن شریف کو بکثرت لکھا جائے گا۔ اور بصورت کتاب دنیا میں قائم رہے گا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور خلافت میں اس مقدس کتاب کا دنیا کی ایک سو زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور اس کو ملکوں ملکوں پھیلایا گیا۔ اور سعید روحوں تک پہنچانے کا منصوبہ بنایا گیا دنیا کی دوسری کتابوں کو ابھی تک یہ فخر حاصل نہ ہوسکا اور نہ آئندہ ہوگا اللہ نے اپنی اس کتاب کا نام قرآن بھی رکھا جس میں اس کے بکثرت پڑھنے کی پیشگوئی ہے کتاب کو اگر صرف لکھا جائے اور پڑھا نہ جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں جیسا کہ دنیا میں دیگر مذہبی کتب کا حال ہمارے سامنے ہے کہ ان میں سے اکثر پہلے تو لکھی نہیں جاتی لیکن اگر لکھی جاتی ہیں جیسا کہ عیسائی انجیل کو بکثرت شائع کرتے ہیں لیکن وہ بکثرت پڑھی نہیں جاتی ہے۔ مختلف مذہبی کتب کی موجودگی میں بکثرت لکھی اور پڑھی جانے والی کتاب اگر کوئی ہے تو صرف قرآن جو روزانہ صبح کے وقت اور ہر نماز میں تھوڑا تھوڑا پڑھا جاتا ہے پھر رمضان میں اس کے پڑھنے اور پڑھانے اور سننے سنانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے الغرض صرف قرآن ہے جو دنیا میں بکثرت لکھا اور پڑھا جاتا ہے کیا عظیم شان ہے قرآن کی۔ کہ آج جماعت احمدیہ M.T.A کے ذریعہ اس کی تعلیمات پھیلانے کا عظیم کارنامہ انجام دے رہی ہے۔ کسی کتاب کے محفوظ رہنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ بکثرت لکھی بھی جائے اور پڑھی بھی جائے اور یہ خصوصیت صرف قرآن کریم کو حاصل ہے۔

قرآن کریم کو ایک اور امتیاز یہ حاصل ہے کہ پہلی کتب میں اس کے بارے میں پیشگوئی موجود ہے جو خود اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔ استثنا۔۔۔ باب ۳۲ آیت ۲ میں ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔

"اور اُس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی" اس پیشگوئی میں آنحضرت صلعم کا واضح الفاظ میں ذکر ہے اور یہ لفظاً لفظاً آپ پر صادق آتی ہے فاران کا پہاڑ مکہ میں ہے دس ہزار قدوسیوں سے مراد وہ دس ہزار صحابہ ہیں جو فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلعم کے ساتھ موجود تھے۔ اور آپ ہی وہ وجود ہیں جن پر موسیٰ علیہ السلام کے بعد آتشی شریعت کا نزول ہوا۔ آتشی شریعت سے مراد یہ ہے کہ اس کی دو خاصیتیں نار اور نور کی ہوں گی یعنی نار سے وہ تمام گندی اور بری باتوں کو جلا کر راکھ کردے گی اور نور سے سعید روحوں کو منور کرکے قرب الٰہی کا موجب ہوگی۔

بعض لوگ اس موقعہ پر کہتے ہیں حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسیٰ آئے لہذا وہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ لیکن عیسیٰؑ انجیل میں اس بات کی خود تردید کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین نہ ٹل جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ (متی ب۵ آیت ۱۷۔۱۸)

پھر گلتیوں میں لکھا ہے مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا باب ۱۳ آیت ۱۲۔ ۱۳)

حضرت عیسیٰؑ کے اس واضح ارشاد کے بعد کوئی نادان ہی حضرت عیسیٰ پر اس پیشگوئی کو چسپاں کرے تو کرے ایک باشعور اور قلب صافی اور عقل سلیم والا شخص اس بات کو ماننے کیلئے تیار نہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اوپر اس پیشگوئی کو کبھی بھی چسپاں نہیں کیا البتہ وہ یہ امر بخوبی سمجھتے تھے کہ اس کا مصداق کوئی اور ہے۔ جو ان کے جانے کے بعد آئے گا۔ اس بات کی تصدیق انجیل سے ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ لوقا میں ہے "اور دیکھو میں اپنے باپ کے اُس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں" باب ۲۴ آیت ۴۹ پھر یوحنا میں ہے "لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھادے گا اور سب باتیں جو کچھ میں نے تمہیں کہیں یاد دلادے گا۔ باب ۱۴ آیت ۲۶ مزید لکھا ہے کہ "میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئیگا آیت ۷ تا ۱۴۔ ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ موعود میرے جانے کے بعد آئے گا واقعات اور تاریخ اس بات پر گواہ ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد آنحضرت صلعم کا ظہور ہوا آپ پر قرآن شریف نازل ہوا پس بائبل اور انجیل میں جس موعود اور آتشی شریعت کی پیشگوئی تھی حرف بحرف آنحضرت صلعم اور قرآن شریف پر صادق آتی ہے۔ اب اگر یہود اور عیسائی قرآن شریف پر ایمان نہیں لاتے ہیں تو گویا وہ بزبان حال اپنی کتابوں اور نبیوں کو جھٹلاتے ہیں چاہیئے کہ اہل بصیرت ان پیشگوئیوں پر غور کریں۔

قرآن شریف کی بے شمار خوبیوں اور امتیازات میں سے یہ ہے کہ

☆۔ وہ تمام الہامی مذاہب کی تصدیق کرتا ہے

☆۔ سب نبیوں کو پاک اور راستباز قرار دیتا ہے

☆۔ تمام دنیا کی اقوام کو متحد کرتا ہے۔

☆۔ سب مذاہب کی صداقتوں کا مجموعہ ہے۔

☆۔ اپنی صداقت کی دلیل آپ مہیا کرتا ہے۔

☆۔ سچی تہذیب سکھاتا ہے۔

☆۔ بے مثل و مانند ہے۔

☆۔ عیب اور شک سے پاک کتاب ہے۔

☆۔ کبھی منسوخ نہیں ہوگا۔ انسان کو اعلیٰ اخلاق سے متصف کرتا ہے۔

قرآن کریم کی برکات

سارا قرآن شریف برکات سے معمور ہے۔ دنیا کے کسی بھی خطے میں رہنے والا انسان جس قسم کی دینی و دنیاوی خیر و برکت کا طالب اور ترقی و فلاح چاہتا ہے اگر وہ سچے دل سے قرآنی احکام کی کامل اتباع کرتا ہے تو وہ ضرور اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوگا کیونکہ الخیر کلہ فی القرآن۔ ہر قسم کی بھلائی اور خیر قرآن میں ہے۔

دیدار الٰہی اور قرآن شریف

دنیائے مذاہب کی کتب میں قرآن وہ واحد کتاب ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ایک انسان دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے گویا اسی دنیا میں ایک جنت حاصل کرتا ہے۔

قبولیت دُعا

قرآنی احکام کی تعمیل کے نتیجہ میں جہاں انسان کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں اور قرب و وصال الٰہی میں ترقی کرتا ہے وہیں اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بہت سے مصائب و مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے ہمکلامی

قرآن کریم کی کامل اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں ایک انسان اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے۔

الغرض تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو اس امر کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں "تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔۔۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی پس اس نعمت کی قدر کرو یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

سالانہ اجتماع لجنہ وناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۶۔۷ ستمبر ۹۹ء کو چنتہ کنٹہ میں بمقام محمود منزل منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں چنتہ کنٹہ کی لجنہ وناصرات کے علاوہ وڈمان محبوب نگر نواب پیٹ امرچنتہ اور گارلہ پاڑ کی بھی لجنہ وناصرات نے شرکت کی' اس طرح اجتماع میں شرکت کرنے والی ممبرات کی کل تعداد 250 تھی۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۶ر ستمبر بروز پیر صبح ۰۰۔۱۱ بجے ورزشی مقابلے منعقد کئے گئے۔

مورخہ ۷ر ستمبر بروز منگل صبح ۰۰۔۱۱ بجے سے دوسرے دن کے اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

تلاوت کلام پاک عہد نامہ اور نظم سے جلسہ شروع ہوا بعدہ خاکسارہ نے افتتاح قدسیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک نصائح پڑھ کر سنائے اس کے ساتھ ہی ناصرات کے علمی مقابلے شروع ہوئے۔

وقفہ کے بعد دوبارہ جلسہ شروع ہوا۔ مقابلے شروع ہوئے۔ لجنہ کیلئے مقابلہ حسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی اور مقابلہ تقاریر رکھے گئے۔

مقابلہ جات کے اختتام پر چنتہ کنٹہ' وڈمان اور محبوب نگر کے عہدیداروں میں ان کی بہتر کارکردگی کیلئے انعامات تقسیم کئے گئے اسی طرح مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والی ممبرات میں بھی محترمہ بشریٰ نثار صاحب صدر لجنہ اماءاللہ نے انعامات تقسیم کئے۔

لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ و وڈمان کی طرف سے صدر لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ محترمہ بشریٰ نثار صاحب اور صدر لجنہ اماءاللہ محبوب نگر محترمہ جمیل النساء صاحبہ کی گل پوشی کی گئی۔

آخر میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے تمام انعامات حاصل کرنے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ اجتماع میں شرکت کرنے والی تمام لجنہ وناصرات کا اور خاص طور سے دوسرے دیہاتوں سے آنے والی لجنہ کا شکریہ ادا کیا اسی طرح جگر کا ان تمام خدام اور اطفال کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اجتماع کے دوران تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا یہ دوروزہ سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(بشریٰ نثار صدر لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کاماریڈی وچندہ پور کا تربیتی اجلاس

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی ہدایت کیمطابق کاماریڈی اور چندہ پور کی جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ خاکسار کے ہمراہ وسیم احمد صاحب انصاری ناظم مال (صوبائی) وکلیم احمد خان صاحب دورہ میں شریک تھے۔

مورخہ ۹۹۔۷۔۵ صبح ۱۰ بجے حیدر آباد سے وفد بذریعہ بس کاماریڈی پہنچا کاماریڈی سے خدام واطفال انصار و مستورات تمام کو بذریعہ بس چندہ پور لے جایا گیا جہاں پر مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس رکھا گیا تھا۔ بڑے جوش وخروش کیساتھ وفد چندہ پور پہنچا۔ چندہ پور کے احباب نے نعروں سے ہمارا استقبال کیا۔ مسجد احمدیہ چندہ پور میں نماز ظہر وعصر جمع کی گئی۔ بعدہ احباب نے کھانا تناول کیا۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے زیر صدارت محترم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چندوپورہ کاماریڈی تلاوت کیساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم جمیل احمد صاحب کاماریڈی دوسری تقریر محترم معین الدین صاحب نائب صدر جماعت چندہ پور و کاماریڈی نے کی تیسری تقریر جناب شہادت احمد صاحب نے کی آخر پر خاکسار نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آخری تقریر محمد ظفراللہ معلم وقف جدید نے کی۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کاماریڈی بڑی محنت کے ساتھ مجلس کا کام سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔

آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (محمد عبدالمنان قائد صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا)

اعلان نکاح

مکرمہ ندیم النساء صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب ساکن پٹھانہ تیر (پونچھ) کا نکاح مکرم ماسٹر محمد ایوب صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب ساکن چارکوٹ (پونچھ) کے ساتھ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبدالباسط صاحب صدر جماعت احمدیہ سلواہ پٹھانہ تیر نے مورخہ ۹۹۔۴۔۱۵ کو پٹھانہ تیر میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ کی زچگی کا وقت قریب ہے زچہ بچہ کی صحت وتندرستی نیک صالح اور خادم دین اولاد عطا ہونے' ہر قسم کی پریشانی سے نجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(بوفانی خان جماعت احمدیہ نرگاؤں)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدراس: اس ماہ ۹۹۔۸۔۷ بروز ہفتہ بمقام مشن ہاؤس جماعت احمدیہ مدراس کی لجنہ وناصرات الاحمدیہ کو جلسہ سیرت النبی صلعم منانے کی توفیق ملی۔ محترمہ فرحانہ منصور صاحبہ کی صدارت میں جلسہ کا آغاز محترمہ نصیر مشتاق کی تلاوت قرآن مجید سورۃ فتح کا پہلا رکوع مع ترجمہ سے ہوا۔ محترمہ طاہرہ شمیم نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد محترمہ ثریا نصر نے نعت آنحضرت صلعم کی شان میں سنائی۔ مضامین "آنحضرتؐ کے طبقہ نسواں پر احسانات" "آنحضرتؐ کے اخلاق حسنہ" پر اُردو زبان میں محترمہ جمیلہ بیگم اور فریدہ مشتاق نے پڑھے محترمہ رحیمہ علی اور محترمہ فاطمہ صاحبہ نے تمل زبان میں آنحضرتؐ کے اخلاق حسنہ اور اسلام کے بنیادی اخلاق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوران اجلاس ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے بھی آنحضرتؐ کے متعلق چھوٹے چھوٹے مضامین اور نعتیہ کلام سنا کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی جس کا ترجمہ محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ نے تمل میں کیا۔

محترمہ صدر صاحبہ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق کو اپنانے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ (صدر لجنہ اماءاللہ مدراس)

سونگھڑہ: بعد نماز مغرب سیرت النبی ﷺ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد خاکسار کی افتتاحی تقریر ہوئی جو تربیتی پہلو پر تھی اور پھر مکرم سہیل احمد طاہر۔ مکرم میر کمال الدین صاحب مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب۔ مکرم سید انوار الدین صاحب اور مکرم سید فضل رحیم صاحب نے تقریر فرمائی۔ آخر میں صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ)

بھدرواہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بھدرواہ کو سیرت آنحضرت ﷺ کے سلسلہ میں ایک جلسہ مورخہ ۱۵ر اگست بروز اتوار مسجد احمدیہ بھدرواہ میں بعد نماز ظہر زیر صدارت مولانا عبدالرشید صاحب ضیاء انسپکٹر بیت المال آمد منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی الحمد للہ۔

تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مولانا غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ بھدرواہ نے کی۔ مقرر موصوف نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ عائلی زندگی کے ایمان افروز واقعات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جلسہ کی دوسری تقریر محترم مولانا عبدالرشید صاحب ضیاء نے صدارتی خطاب کی حیثیت سے کی۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو رسول مقبول ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے اور اتفاق واتحاد کو قائم رکھتے ہوئے مسجد کو ذکر الٰہی سے آباد رکھنے کی طرف اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

(عبدالقیوم میر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ)

پونچھ: ۹۹۔۹۔۳ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیہ مشن پونچھ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ بعد نماز جمعہ ٹھیک دو بجکر ۱۰ منٹ پر یہ جلسہ زیر صدارت چوہدری شمس الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ پونچھ شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار اورنگ زیب راتھر کی ہوئی۔ دوسری تقریر مکرمی ومحترمی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ نے کی بعدہ صدارتی خطاب مکرمی ومحترمی چوہدری شمس الدین صاحب کا ہوا اور آخر پر دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جلسہ میں جماعت احمدیہ پونچھ جماعت احمدیہ شیندرہ اور جماعت احمدیہ درہ دنیاں کے احباب نے شرکت کی اس موقع پر نومبائعین نے بھی کثرت سے شمولیت کی اور جلسہ کو بڑے شوق اور ولولہ کے ساتھ سماعت فرمایا۔

دعائے مغفرت

میری پیاری والدہ محترمہ پی عائشہ صاحبہ اہلیہ محترم مولوی سی پی کنجایا صاحب مرحوم الانور مورخہ ۲۵ر جولائی 1999ء بروز اتوار وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک طبیعت صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

(سی پی صدیق جماعت احمدیہ الانور کیرالہ)

☆۔ ہمارے ایک مخلص نواحمدی بھائی مکرم نور محمد صاحب عرف لنگا جو کہ کشن پورہ ضلع فیروزپور پنجاب کے رہنے والے تھے۔ مختصر علالت کے بعد بعمر ۶۵ سال مورخہ ۹۹۔۸۔۳۱ کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون موصوف کے علاقہ فیروزپور وضلع موگہ کے تمام عزیز رشتہ دار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ قبل بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ مرحوم ملنسار خاموش طبع اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ان کی مغفرت اور بلندی دَرجات نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید صباح الدین مبلغ محروں ضلع موگہ پنجاب)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر : 15069 میں بشیر الدین ننگلی ولد مکرم مستری دین محمد صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ آبائی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملا ہے جب ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا میرے والدین بھی بفضلہ تعالیٰ موصی ہیں۔

میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اس وقت مجھے ماہوار مع الاؤنس مبلغ -/2964 روپے ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر قادیان	بشیر الدین ننگلی قادیان	بدر الدین مہتاب

وصیت نمبر 15070:۔ میں بشریٰ رقیہ زوجہ مکرم مستفیض احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۴۰۰۰ روپے۔

۲۔ طلائی زیور ایک عدد ہار وزن ۱۲ گرام قیمت مبلغ ۵۰۰۰ روپے۔

۳۔ طلائی زیور کانٹے ایک سیٹ وزن ۸ گرام قیمت مبلغ ۳۶۰۰ روپے۔

۴۔ نقرئی زیور پازیب ایک سیٹ وزن ۵ تولے قیمت مبلغ ۴۰۰ روپے۔

۵۔ آبائی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔

مجھے سرکاری ڈیپو سے ماہوار مبلغ ۵۰۰ روپے آمد ہوتی ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

مذکورہ بالا جائیداد و آمد کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مستفیض احمد	بشریٰ رقیہ	یونس احمد

وصیت نمبر 15071:۔ میں نسرین جہاں بیگم زوجہ مکرم سید محسن علی صاحب ایم اے قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۶-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ا۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پندرہ ہزار روپے۔

ہار دو عدد طلائی وزن	(30.760+15.390)	46.150 گرام
کان کے کانٹے دو جوڑ طلائی وزن	(7.740+5.480)	13.220 "
انگوٹھیاں تین عدد طلائی وزن	(3.980-4.200-5.760)	13.940 "
چوڑیاں دو عدد طلائی وزن		15.740 "
بالیاں ایک جوڑ طلائی وزن		3.320 "
گلے کی زنجیر ایک عدد طلائی وزن		9.600 "
ہار ایک عدد نقرئی وزن		94.000 "
پازیب ایک جوڑ نقرئی وزن		77.000 "

ج۔ خاکسارہ کے خاوند مکرم سید محسن علی صاحب ایم اے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بطور محرر درجہ اوّل ملازم ہیں موصوف کی تنخواہ مع الاؤنس تقریباً تین ہزار روپے ماہوار ہے۔ مجھے محترم خاوند کی طرف سے مبلغ دو صد پچاس روپے -/250 جیب خرچ ملتا ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی آمد یا جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت مزید کوئی آمد اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز خاکسارہ کی درخواست ہے کہ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید محسن علی ولد	نسرین جہاں بیگم	بشارت احمد حیدر
سید شہامت علی صاحب درویش	زوجہ مکرم سید محسن علی	ابن مکرم فیض احمد مرحوم قادیان

اعلان نکاح

عزیزم نعیم احمد صاحب سگری ابن مکرم عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کا نکاح ہمراہ عزیزہ محمودہ ناہید بنت مکرم فضل الرحمٰن صاحب ہوڈری ساکن یادگیر بحق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے اسی طرح عزیزہ نصیرہ یاسمین بنت عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کا نکاح ہمراہ عزیزم عظمت اللہ صاحب ہوڈری ساکن یادگیر حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مورخہ ۴؍ جولائی ۱۹۹۹ء کو مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر نے پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(عبد المنان سالک نمائندہ بدر یادگیر)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں“ {مسیح موعود}

(الوصیت صفحہ 11-10)

طالبان دُعا:۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652 ,248-5222

رہائش-243-0794 ,27-0471

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founde

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street. Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 23th Sep, 1999 Issue No 38

سالانہ کانفرنس دہلی ۱۹۹۹

جملہ احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ مورخہ ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار جماعت احمدیہ دہلی کی سالانہ کانفرنس ماؤلنکر ہال دہلی میں منعقد ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ احباب سے اس میں شریک ہونیکی درخواست ہے۔ کانفرنس میں آنے والے مہمانِ کرام کی رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ دہلی کرے گی۔

دہلی دارالتبلیغ کا پتہ اس طرح ہے

Ahmadiyya Muslim Mission
53, Institutional Area
Toglakabad, M.B.Road
Near Batra Hospital
New-Delhi-62
Ph: 6980694

ہفتہ تحریک جدید

مورخہ ۲/اکتوبر تا ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۹ء

تمام امراء صدر صاحبان جماعت احمدیہ بھارت سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مورخہ ۲/اکتوبر تا ۱۸ اکتوبر اپنی جماعتوں میں ہفتہ تحریک جدید کا انعقاد کریں اس ہفتے کے تحت درج ذیل مساعی عمل میں لائی جائے۔

۱۔ ہفتہ تحریک جدید کے آغاز کا اعلان احباب جماعت میں کر کے انہیں اپنے بقایا چندہ تحریک جدید جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے سیکرٹریان تحریک جدید اس کی وصولی کا اہتمام کریں۔

۲۔ تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز میں صرف ایک ڈیڑھ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے (ماہ نومبر سے آغاز ہوتا ہے) نئے وعدہ جات لکھانے اور اپنے وعدہ جات میں نمایاں اضافہ کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی جائے اور جو افراد اس بابرکت تحریک میں انہیں ضرور شامل کیا جائے۔

۳۔ دورانِ ہفتہ ایک دن مقامی طور پر جلسہ تحریک جدید کا انعقاد بھی کیا جائے جس میں بانیٔ تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ و خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں اس تحریک کی غرض و غائت و اہمیت احباب و خواتین پر واضح کی جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

Railway Reservation

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 13,14,15 نومبر 1999 کو منعقد ہو رہا ہے جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۱ اکتوبر تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام مع تفصیل رقم بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station ....To .... Date ......Train No........
Class ....Seat or Berth....................................
Name .... M/F.................... Age............................

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

نوٹ:۔ اب اللہ کے فضل سے ہر جگہ بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے۔ احباب اس سہولت سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

قلب مضطر کو جو نینوں سے چھلکتے دیکھا
ہم نے بادل بھی نہ یوں کھل کے برستے دیکھا

بھول سکتا ہی نہیں تیری محبت پیارے
جب بھی یاد آئی تو اس دل کو مچلتے دیکھا

ہجر میں تیرے یوں ویراں ہوا قلبِ احقر
مرغ بسمل کی طرح اس کو تڑپتے دیکھا

ناؤ منجدھار میں ہو جس کی تھپیڑوں میں گھری
ایسے لاچار کو ساحل کو ترستے دیکھا

ایک امید پہ قائم ہے زمانے کا وجود
ورنہ طوفاں سے کسے پار اترتے دیکھا

آنکھ چپ رہ کے بھی کہہ دیتی ہے دل کی حالت
قلب گریاں کو بھلا کس نے پگھلتے دیکھا

جب سے سوکھے ہیں مری آنکھوں کے سوتے جاناں
دل کے اس شہر میں پانی کو ترستے دیکھا

آنکھ کے پانی سے کرتے ہیں جو ہر دکھ کا علاج
ابتلاؤں سے انہیں ہم نے نہ ڈرتے دیکھا

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

انعامی مقالہ نویسی

درسی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے انعامی مقابلہ کیلئے "قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا" کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ نگاروں کو یہ گائیڈ لائن دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عنوان کے تحت قرآن کریم میں مذکورہ علوم علم جغرافیہ، علم طبیعیات، علم کیمیا، علم نجوم اور علم طبابت کے تعلق سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اپنا مقالہ مرتب کریں۔

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰ روپے۔ ۱۰۰۰ روپے۔ اور ۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حدیث نبوی اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ۔ ترجمہ۔ تم علم حاصل کرو پنگھوڑے سے لیکر قبر تک۔ یعنی ہر مسلمان کو پیدائش سے لیکر قبر میں جانے تک علم کے حصول کیلئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تحریری کام میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔ انگریزی کی ایک ضرب المثل میں یہ بات ٹھیک کہی گئی ہے۔ Reading makes an informed man' writting makes a perfect man" افراد جماعت سے گذارش ہے کہ وہ خود بھی قرآن مجید میں ان علوم کے بارے بغور مطالعہ کریں، اپنے بچوں کو بھی اس تحقیقی مضمون پر مقالہ لکھنے کی تحریک کریں۔ خود بھی اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

شرائط مقالہ

☆۔ مضمون کم از کم ۱۰۰۰۰ الفاظ پر مستند ہونا چاہیئے۔ جو عربی اُردو ہندی یا انگریزی زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

☆۔ مقالہ خوشخط، صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں تحریر کیا جائے۔

☆۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔

مورخہ ۲۸/ فروری ۲۰۰۰ تک مقالہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)